سیف المصطفیٰ علیٰ ادیان الافتراء

تصنیف لطیف:۔

قدس سرہ العزیز
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین علی ان منّ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبدہ ورسولہ حبیب خیر انبیائہ ورسول افضل الرسل ونبی سید الانبیاء وامام امام الکل صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ صلاۃ تبقی وتدوم بدوام الملک الحی القیوم وبارک وسلم دائما ابدا الاٰبدین وسرمدا دہر الداہرین اٰمین یارب العالمین اما بعد فاحقر الفقراء الی اللہ الغنی عبدہ

عاملہ اللہ بلطفہ الجلی خدمت ناظرین با تمکین میں عرض رسا ہے کہ نیرنگ دنیا دیدۂ بصیرت کو عجب جائے تماشا ہے جدھر دیکھئے تازہ رنگ طرفہ ڈھنگ نئے طور نرالے دور کہیں پھول کہیں خار کہیں نور کہیں نار کہیں نشہ کہیں خمار ہر ایک اپنے رنگ میں سرشار کوئی عاقل کوئی مجنون کل حزب بما لدیہم فرحون

یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ۔ ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

فقیر پر بھی ایک زمانہ ایسا گذرا کہ حق و باطل میں کامل تمیز نہ تھی سنیت سی عمدہ دولت چنداں عزیز نہ تھی طائر دل دانۂ دام بدمذہب کا بھوکا تھا جو صیاد ستم کیا دیتا اپنا اسیر بناتا یہاں تک کہ ہدایت الٰہی نے دستگیری فرمائی کشاکش این و آن سے نجات پائی طالب حامی سنت شہر بنا ہوا بتوفیق الٰہی حضرت حامی السنن ماحی الفتن بدعت سوز سنت

---

۵ [illegible]

www.alahazratnetwork.org

انہیں روز عاشق الاولیاء، عبد المصطفیٰ، فاضل نوجوان جناب مولٰنا مولوی احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی زید مجدہم العالی کی خدمت بابرکات میں مستفیض رہا یہاں شاہراہ ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ کا رستہ بتا بہکانے والوں کے مکر و زور کا عقدہ کھلا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا حضرت مولٰنا مدظلہ العالی کے الطاف سے کتب فریقین مطالعہ میں آئیں نسیم تحقیق سے دفعۃً حق کی کلیاں کھل گئیں اکابر طائفہ رابعہ کی جو دلیلیں دل پر شبہہ ڈال رہی تھیں دفعۃً ہباءً منثورا ہو گئیں باطل باطل کی ظلمتیں آفتاب حق کے حضور شیم تابش میں کافور ہو گئیں علمائے سلف کی وہ عبارتیں جو ان حضرات کی سند تھیں جب اصل کتابوں سے مطابق کیں سبحٰن اللہ عجب گل کھلا عدم دیانت کا گھونگھٹ کھلا یا بلیوں تو کہیں اول سے کچھ کلمے تراشے ہوئے کہیں آخر سے کچھ جملے کترے گئے ہیں کہیں بیچ عبارت میں سے سطریں کی سطریں مفقود کہیں اصلی الفاظ کچھ بدلے ہوئے لفظ موجود کہیں یہ چالاکی کہ مصنف نے کسی گمراہ فرقہ کا کوئی مردود قول نقل کیا پھر اہلسنت کی طرف سے بالتصریح اس کا رد کر دیا حوالہ دینے والے نے ابتدا سے وہ الفاظ کہ یہ قول اہل بدعت کا ہے اور آخر سے وہ تقریر کہ اہل سنت نے اس کا یوں رد کیا ہے صاف اڑا دی اور وہ مردود بات اس مصنف کی طرف نسبت فرما دی کہیں یہ جرأت کہ جس کتاب کا حوالہ دیں اس میں مسئلہ کا اصلا ذکر ہی نہیں کہیں اور بڑھ کر قیامت کہ اس میں صریح خلاف لکھا ہے انہیں آنت روز مقابلہ کی فکر ہی نہیں کہیں سب سے زیادہ یہ غضب ہوا کہ فرضی کتابوں سے استناد خیالی عالموں سے استمداد خدا جانے تو ابھی اس کتاب نے کاغذ قلم کی صورت نہ دیکھی اور نہ عالم صاحب کو عالم ایجاد کی ہوا لگی مگر حضرات تحقیق فرما رہے ہیں احتجاج کے اول گرما رہے ہیں عنقا کے انڈے برس رہے ہیں یاق کے پیاسے اس کو ترس رہتے جب یہ حالات دیکھ کر غیرت سنت حیرت ہوئی حیرت کیا سکتے کی صورت ہوئی کہ الٰہی یہ کیسے عالموں کے یہ کام ہوتے ہیں مقدس لوگ یہ بھی ہوتے ہیں یا رب اگر

www.alahazratnetwork.org

مذہب صواب تھا تو یہ جو کچھ دیکھا یا خواب تھا آخر لطفِ الٰہی نے دستگیری فرمائی
اضطراب نے تسکین پائی یقین ہو گیا کہ بیشک یہ مذہب جدید سرتاپا زور ہے بنا ہر
مذہب ان ناخدا ترسیوں پر اس کے بنا ہے توبہ اگر یہ مذہب حق ہوتا تو معاذ اللہ مذہب کا
باطن ہوتا استغفر اللہ اگر کچھ بھی مذہب میں جان پاتے تو اوس کی حمایت میں ان عیاریوں
سے کار فرماتے روافض کی طرح یہ عادت ہوتی دیانت کی جان پر آفت نہ ہوتی الغرض اللہ
الاکا معین تو معین حق ہے باطل پرستی کی کیوں زق زق ہے حق کا حامی تو فضل
رسول ہے باطل جوئی کا دخل فضول حق کی شان لفق وعلی ہے باطل سے اوس کو کب
والی ہے بارے فقیر نے چند علمائے وہابیہ سے بھی اس امر میں مشورہ کیا ان امور عجیبہ کا
ذکر کیا کہ دیکھیں یہ کیا عذر بیان فرماتے ہیں اپنے اکابر سے کیوں کر الزام اوٹھاتے ہیں
حضرات نے جواب تو کچھ نہ بتایا مگر جا بجا نہ غصہ بہت کچھ فرمایا ناچار فقیر خاموش ہو گیا مگر دل میں
تفتیش کا جوش رہا کہ کسی طرح یہ راز تو کھلے دیانت اکابر کا بھید تو ملے اسی اثنا میں سنا
گیا کہ کسی طرف سے پھر کچھ چھیڑ ہوئی حضرات کے سمند غیظ کو دوبارہ ایڑ ہوئی اتنا کہنا تھا کہ
اگر دیانت یہاں تک بہا اکابر طائفہ نے یہ کچھ کہا اب ممنوع حق میں کیا باقی رہا کہ
غیظ وغضب کے جھنڈے گڑے ہوئے بیٹھے تھے برس پڑے بگڑنے کی شکلیں سنبھل
گئیں عتاب کی تیوریاں بدل گئیں جھنجھلاہٹ کی صورتیں مچل گئیں چھلک رہے تھے پیالے دل
میں اپنا ہی رنگ نباہ فرمایا ڈیڑھ جز کے قریب سیاہ فرمایا جس میں اوس تعریض و
ترین کا جواب غائب اول سے آخر تک کلمات نامناسب اکابر اہلسنت انبیاء و
[illegible] سب پر سب وشتم دانتوں کی دوات گالیاں لیجئے تو گچھے کے گچھے سیڑھیاں [illegible] سینے تو
لچھے کے لچھے غرض وہ شستہ شائستہ گفتگو سنائی کہ صاحبقران کی گور ٹھراتی رہے تڑپتے
کے گلفشانی فرمائی کہ بھٹیاری کی روح شرمائی فقیر نے بھی وہ تحریر دیکھی بازاری گفتگو کی تصویر
[illegible] تقدیر کی صورت [illegible] ہوا کہ الٰہی یہ کیا ظاہر ہوا تڑ سے عماموں کی بیشتر پیالی کیسی تنگ
ٹھنڈی گرمیاں کیسی سے

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ۔۔ تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

www.alahazratnetwork.org

مگر پھر بھی اپنا شوق نہ رہا گیا بیاں سن کر بس اتنا کہا ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؛ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را

اب قصد کیا ہے جو خدا راست لائے کہ باب عمائد کی زنجیر ہلائے شاید وہی کچھ جواب بتائیں اپنے اکابر کی بات بنائیں یہ بھی نہ ہوا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اتنا ہوگا کہ فرد بجید یہ کا نقد ہوگا اہل انصاف انہیں پہچانیں گے یا نہ لیاقتیں خود سمجھ جائیں گے کہ جب ان کے اکابر یہ کچھ کر گذرے بات بات یہ عیاری پر اترے ہر جگہ بیچ بیچ کی راہ لی تراش خراش کی پناہ لی تو بے شک ان کے مذہب میں جان نہیں حق کا ان کی طرف گمان نہیں اب ناظرین سے کچھ عرض کر دوں ان گالیوں پر اگر کان دھر دل جب تو خواہش انتقام کچھ اور سناتی ہے آیہ کریمہ فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یاد دلاتی ہے مگر خدا نہ کرے کہ ہم ایسوں سے بے ادبی سیکھیں یا ایسے کلام روا رکھیں ہاں وقتاً فوقتاً چست الفاظ شوخ مضمون میں معذور رکھیں دل سے کدورت دور رکھیں کہ غرض رفعت سخن و تحسین بیان ہے تحقیق حق کا قدم درمیان ہے

سیف المصطفیٰ علی ادیان الافترا ۱۳۰۱ اس رسالہ کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام **ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین**

عمائد طائفہ سے باادب گزارش دیانت اکابر کی مجمل نگارش

اے عمدۂ فرقۂ جدید متوبہ فقیر حق طالب بہ نہایت ادب و رعایت منصب آپ صاحبوں کی طرف توجہ کرتا اور دست بستہ کہتا ہے کہ للہ تعصب دل سے دور کیجئے اور پھر دیر اس خیر خواہ مسلمانان کی عرض سن لیجئے اگر میں ٹھیک کہتا ہوں اور واقعی عمائد طائفہ نے امر دین میں یہ کار سازیاں اور تائید مذہب میں ایسی شعبدہ بازیاں فرمائی ہیں تو اب انصاف بھی آپ ہی کے سر ہے کہ اہل حق کو اثبات حق میں کبھی بھی ان تحریفات و تصرفات کی ضرورت پڑی ہے حق کا ثبوت تو حق سے ہوتا ہے ہاں باطل کی تائید باطل ہی سے ممکن پھر اگر آپ کا مشرب حق ہوتا تو خدا را ان دیانت داریوں کی کیا حاجت ہوتی یہ بھی نہ

www.alahazratnetwork.org

ہی اتنا ہی کہدیجئے کہ جو امور دین و معاملہ رب العلمین میں ایسی حرکات کرے اوسے کوئی
عاقل خدا پرست بھی راست کردار کہہ سکتا یا امام و پیشوا بنا سکتا ہے اور اگر میری عرض
مقبول بصدق و صواب نہو تو بسم اللہ اظہار حق و ابطال باطل کیجئے جو دہوکے میں پڑے
انکا اونکا شبہہ مٹا دیجئے اور یہ کوئی مشکل بات نہیں نہ اوسے چنداں علم درکار اکثر جگہ
ہم نے آپ کے اکابر کی تحریف و کارسازی چند طور پر ثابت کی اول کتاب یا عالم کا
حوالہ دیا حالانکہ نہ اوس میں وجود نہ اوس سے ثبوت دوم وجود و ثبوت ہونے کے ساتھ
اوسے برعکس صریح خلاف اوسی کتاب یا اوسی عالم سے ثابت سوم وجود تو ہے مگر یوں کہ
صاحب کتاب نے ایک قول مردود نقل کرکے اوس کا رد کیا صاحب حوالہ نے ابتدا سے
الفاظ نسبت آخر سے عبارت رد اوڑا دی بیچ کا جملہ پکڑ لیا چہارم عبارت اپنے مذہب
کے صریح خلاف یا دعوے پر نا منطبق تھی و دفع مخالفت و تحصیل تطابق کے لئے کوئی جملہ بڑہا
یا کچھ الفاظ گھٹا دیے پنجم ایسے کتب و علماء کا حوالہ دیا کہ آج تک جن کا اعتماد
اپنی الماری کے سوا دوسری جگہ وجود دیا اوس عالم کا کہیں ذکر یا اوس سے استناد باوجود
تکرار مطالبہ و کثرت مواخذہ ثابت نہ کرسکے اکثر اعتراض اسی طرح کے ہیں ان کا جواب
ایک سیدھی سی بات ہے کہ وہ جس والے کی کسی نہج پر غلطی ثابت کرے آپ نقل و منقول
دونوں کی مطابقت دکھا دیں وہ جن کتب و علماء کے وجود و اعتماد کا ثبوت مانگے کلام سلف
سے ثبوت بتادیں بس چلئے جھگڑا ختم قصہ فیصل باقی رہا گھاتیں کرنا پینترے بدلنا ایسی
ہزار دوڑ بنا و چھپانا یہ ہمیں پسند نہیں آتا نہ تحقیق حق سے اسے علاقہ جو صاحب ذی علم
اہل خطاب ہمارے ان مطالبوں سے بطرز معقول عہدہ برآ ہونگے ہم اونکا بہت
احسان مانینگے بشرطیکہ وہ اب تک کی خلاف جبین اعنی سب و شتم و کلمات غیظ و غضب سے
معاف رکھیں دیکھئے چند جاہل رتونا مرتضی مورتوں نے کیسی کیسی زبان درازیاں کیں
ہم نے دیدہ نادیدہ اور شنیدہ ناشنیدہ ٹھہرا کر باسیدہ حق جو تھی آپ صاحبوں کی طرف
روانہ کی کہ خطاب کا مزہ بھی اہل علم سے ہے اور ان سے ان خرافات کی توقع نہیں ہے
گالیاں بھی اب تو تری یار لکھا چکے ۔ بس او زبان دراز بہت کچھ اوٹھا چکے

www.alahazratnetwork.org

(تنبیہ) اتنی عرض اور ہے کہ پرانی باتیں اگلی گھاتیں جن کا اس طرف کے علماء طرح طرح پر جواب دے چکے رد لکھ چکے بغیر اسکے کہ جواب سے پہلے عہدہ برآئی فرمائی جائے دوبارہ اونہیں سطروں مردود اوہام کا پیش کرنا کسی طرح مقتضائے حیا و حمیت نہیں یوں تو تنصیف معاف کبھی نہ ہار ئیے ہم کہ ادھر سے جو اعتراض ہوئے آپ کے اکابر نے بعض کے پوچ جواب دیئے اون جوابوں کی خدمت گذاریاں ہوچکیں اون کے پاسخ سے تو عار خاموشی فتیا کیجئے اور پھر وہی رٹی جواب پیش کر دیجئے کہ میاں جو جانے گا وہ جانے گا آج تو جاہلوں سے کہنے کو ہو جائے گا کہ دیکھو ہم نے جواب لکھ دیا (تنویح) زمانہ مولوی محمد اسحٰق صاحب سے آج تک تحریف و تصرف کا صیغہ ان حضرات میں روزافزوں ہے آپ جناب کیجئے اور خدا علیم ہو مع ہذا ہم خود خلاف انصاف نہیں چاہتے لہٰذا جائز امر کا لحاظ واجب جانتے ہیں اولاً جہاں نقل و اصل میں ایسا تفاوت ہو جس میں چنداں جلب نفع یا سلب ضرر نہ سمجھا جائے یعنی اگر حوالہ دینے والا عبارت مطابق اصل نقل کرتا جب بھی افادۂ مدعا و موافقت مذہب میں اوس کا وہی حال رہتا جو اب ہے وہاں ہم اس وجہ سے کہ مسلمان پر گمان نیک چاہیے تہا اوسن مسامحت ناقل یا خطائے کاتب یا نقل بالمعنے پر محمول کریں گے کہ آخر اس تبدیلی میں اوس کا نفع نہ تھا پھر کیوں ایسا کرتا ان محل مواخذہ وصریح خیانت و مخالف دیانت وہ پانچ صورتیں اور اون کے نظائر ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کیں (دوم) ہماری انصاف دوستی اون تفاوتوں کے ذکر کی بھی اجازت نہیں دیتی جہاں بمجانست خطی وغیرہا کے سبب اشتباہ کاتب کا احتمال قریب ہو (سوم) والتہ اوس عبارت کو بھی نہ لیں گے جسے صاحب حوالہ خود دوسری جگہ بمقابلۂ اہلسنت صحیح نقل کر چکا ہو کہ ہم نے مانا کہ تو وہاں کیوں ٹھیک لکھا بشرطیکہ وہاں صحیح نویسی میں اور علت نہ ہو مثلاً وہاں جس امر پر استدلال ہے وہ اصل عبارت سے بھی حاصل تھا وہاں صحیح نقل کر دی یہاں دوسرا مطلب زیر ثبوت ہے یہ بے تحریف نہ بنتا یہاں قطع برید کی ٹھہری (چہارم) ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کم علموں یا نادانقوں کا الزام علماء کا برپا نہیں آ سکتا نہ وہ اون کے حرکات کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں لہٰذا ہم صرف اونہیں کی تحریفات پر اقتصار ضروری سمجھتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

اور اس فرقہ کے مشاہیر متکلمان و مشارالیہم بالبنان ہیں کہ انہیں لوگوں سے ہمارا کلام و خطاب ہے جاہلوں سے مغز مارنا اپنا داب نہیں منصف دادِ انصاف دے کہ ہم نے ان اکابر شرکا کے التزام سے میدان مجال کو کس قدر [illegible] کر لیا ہے پھر جب اس درجہ تنگی پر بھی ہماری تائید طائفہ کی کارسازیاں دکھا دیں پھر بھی منازعین کیا کہیں کتنی ہٹ دھرمی ہے اب ان باتوں پر لحاظ کر کے متوکلاً علی اللہ تبارک و تعالیٰ اسمند خامہ کو میدان بیان میں جولان دیتا ان شاء اللہ تعالیٰ اہل انصاف و تارکین اعتساف سے داد سخن لیتا ہوں وباللہ ثم برسولہ استعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تمہید قبل از شروع مطالب دو قاعدوں پر اطلاع مناسب کہ ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کے کام آئیں اور طالب حق کو ہر جگہ نفع پہنچائیں قاعدہ اولیٰ عقلاً و نقلاً تصحیح نقل ذمہ ناقل لازم پھر اگر اس نے منقول عنہ میں خود دیکھ کر نقل کیا تو امر آسان ہے ورنہ بالواسطہ نقل میں جب ذکر واسطہ نہ کرے تو ساری بلا اپنے سر آ جاتی ہے اور صحت نقل کا ثبوت دینا پڑتا ہے اگر نہ دیا ملزم ہوا کما ذکرہ مولٰنا عبدالعزیز الدہلوی عن العلامۃ الامام برقلی رحمہما اللہ تعالیٰ ہاں اس قدر ضرور ہے کہ اگر وہ واسطہ فریقین کے نزدیک معتمد ہو تو جس طرح اصل منقول عنہ میں دکھا کر تصحیح نقل کر سکتے ہیں یونہی بشہادت واسطہ ان کا لینے ہنگام مطالبہ وہ کتاب جس میں دیکھ کر حوالہ دیا تھا پیش کر دیں[1] جب اس کا مصنف اس کا مستند اور اس کی نقل دونوں کی معتمد تو فریق ثانی کو لاجرم ماننا پڑے گا اور ہم تصحیح نقل کے عہدہ سے بری ہوں گے ہاں اگر وہ واسطہ خود ہی مجہول و نامقبول ہے تو بے شک

---

[1] مثلاً ہم نے کسی مسئلہ میں در مختار دیکھ کر سیر کبیر امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حوالہ دیا وقت مطالبہ ہم یہ دکھا دیں کہ دیکھو در مختار میں اس سے نقل موجود تو جو شخص در مختار کو معتبر کتاب اور اس کی روایت کو مانتا ہے اس پر حجت تمام ہو گئی یہاں تک کہ علامہ حموی غمز العیون میں ایک حکم صاحب اشباہ کا خلاف قنیہ و بزازیہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں ولم اقف علی ما ذکرہ المصنف فیحمل علی انہ ظفر بذلک وھو ثقۃ فی النقل الی اخرہ تو صرف اس قدر کہ ناقل ثقہ ہے اعتماد کیا جائے گا۔

عالم تصحیح خبایا ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالے

جب تک اصل منقول عنہ سے نہ ثابت کریں ہم پر سے الزام دفع نہیں ہوسکتا اور اگر یہ ناقل صریح جانتا تھا کہ میں جس کتاب کے اعتماد پر نقل کئے دیتا ہوں اوس کی شہرت و مقبولیت پایۂ ثبوت تک نہیں پہونچ سکتی پھر بحذف واسطہ اصل کا حوالہ دیدیا تو یہ ایک قسم کی تدلیس سے مشابہ ہے جسے امیر المؤمنین فی الحدیث شعبہ بن الحجاج زنا سے بدتر جانتے تھے ایسے ناقل کی بددیانتی و فریب دہی میں کوئی کلام نہیں۔ فائدہ ثانیہ عالم ایک کتاب سے نقل کیلئے علماء نے دو طریقے ارشاد فرمائے ایک یہ کہ ناقل اوس تک سند متصل رکھتا ہو یہ طریقہ اس زمانہ میں بعض کتب حدیث کے سوا کالمعدوم ہے مخالف پر اوسی وقت حجت کرسکے کہ سامنے اپنی تمام سلسلہ بیان کیجئے اور وہ بھی ہے مصنف تک سارے سلسلہ کا ثقہ عدل ضابط حافظ ہونا تسلیم کرے دوسرا طریقہ کہ بہ سہولت ہے رائج اور تمام خدشات سے سالم یہ ہے کہ اوس کتاب کی نسبت جانب مصنف حد تواتر شہرت کو پہونچ گئی ہو اور سلف و خلف اوسے منسوب الیہ کی تصنیف مانتے آئے ہوں ایسی صورت میں سند خاص کی حاجت نہیں ہوتی جو چاہے اوس سے استناد کرے بشرطیکہ مقبولیت مصنف تمسک تمام ہوگا اگرچہ بوجہ مخالفت جمہور یا اور کسی وجہ قوی سے وہ قول خاص اوس کا مخالف مقبول نہ رکھے ذکرہما العلامۃ المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر و آثرہ البحر فی الاشباہ بالتقریر باقی

لہ وطریق نقل المفتی فی زماننا عن المجتہد احد الامرین اما ان یکون لہ سند فیہ الیہ او یاخذہ من کتاب معروف تداولتہ الایدی نحو کتب محمد بن الحسن رحمہ اللہ ونحوہا من التصانیف المشہورۃ اھ
فتح القدیر من کتاب القضاء ونقل السیوطی عن ابی اسحٰق الاسفرائنی الاجماع علی جواز النقل من الکتب المعتمدۃ ولا یشترط اتصال السند الی مصنفہا اھ
اشباہ من احکام الکتابۃ قولہ ونحوہا من التصانیف المشہورۃ یفہم منہ انہ لا یجوز الفتوی من التصانیف الغیر المشہورۃ تنبیہ صرح المصنف فی بعض رسائلہ اھ حموی

www.alahazratnetwork.org

والی کتاب یا وہ جس کا مصنف نامعتبر ہو اگرچہ متداول و مشہور ہو بہ تصریح اکابر علماء رسائل ناصح نہیں اور اس امر پر اکابر طائفہ مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی و جناب معلی القاب نواب بھوپال نے بھی اپنی تصانیف میں زبانی اذعان کیا کما سیاتی اب بہ نہایت اختصار جواب مطلب عرض کرتا اور اپنی کم فرصتی کا اعتذار ناظرین نذر کرتا ہوں ۔

چار حرف آرزو سے دل میں یہ نسخہ مختصر ہے گر بڑا دوں میں تو نقصہ ہے بڑا بانے کے لیے

جناب مجسٹریٹ مآب اشارات شناس قانون آئین ہند ڈپٹی الکلکٹر مولوی امداد العلی بہادر

خیانت اول

رسالہ امداد المسلمین میں صلاۃ الرغائب و نماز نصف شعبان کی نسبت فرماتے ہیں اگرچہ بعض فقہاء نے جیسے صاحب درمختار وغیرہ حدیث پر اعتماد کر کے جواز لکھ دیا ہے لیکن ائمہ محققین واجلہ فقہاء و محدثین جیسے امام ابو شامہ اور امام ابن حجر مکی اور صاحب مجمع البحار اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہم محدثین و فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور یہ نماز مذموم بلکہ اس پر تشنیع کی ہے انتہی ملتقطا جناب من حضرت نے یہ اتفاق کا دعوی کس برتے پر فرمایا عین العلم آخر باب اول دیکھئے اس میں ان نمازوں کی محافظت کا حکم دیتے مواظبت مسلمین ذکر کرتے ہیں علامہ کفوی طبقات حنفیہ میں محیط امام برہان الدین محمود سے نقل کرتے ہیں ان نمازوں میں انکار مکروہ نہیں کہ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے

---

(۱) وبها فلا الرواتب سائر السنن وكل ما ورد فيها فيه فضيلة كصلاة الرغائب ليلة النصف من شعبان فلا يزال المحبون عليها ۱ھ منتقدا ۱۲ عين العلم

(۲) انما انكر الامام في الرغائب وليلة النصف من شعبان لان ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اذا استمر في بلاد الاسلام ... سار ان العرف اذا استمر نزل منزلة الاجماع وفي الجماعة مصالح وفوائد وفيه ترغيب المؤمنين في تلك الصلاة واتمام العبادات من الاستئناس وغيره وذلك ومنع بعض الفقهاء ذلك لكن انما اكثر من اسلامهم ومنع رغبة الناس عن الصلاة في الجماعات وذلك ليس مرضيا فعسى اظهار في دعوا ۱ھ ملتقطا محيط برهاني

www.alahazratnetwork.org

نزدیک اچھا ہے خصوصاً جب بلاد اسلام میں مستمر ہو کر عرف مستمر قائم مقام اجماع ہوتا ہے اور اس نماز
باجماعت میں مصالح و فوائد ہیں بعض فقہا نے اسے منع کیا مگر اون کی اصطلاح سے اونکا انداز زیادہ
ہے کہ اونہیں یہ روکنے میں خیرات اور حضور بجماعت سے باز رکھنا ہے اور یہ فقاہت شرع کا اسلوب ہے
پسندیدہ نہیں جو ایسا فتوے دے اور جس نے خطا کی اور اسی میں شرح نقایہ سے منقول

لایکرہ الاقتداء بالامام فی القدر والرغائب ونصف شعبان لان ما رآہ المسلمون حسنا فهو عند الله
حسن الخ اسی طرح کنز العباد وغیرہ کتب فقہ مستندہ طائفہ میں موجود وکذا قال خصمکم اقول
مطلب صرف اس قدر کہ دعوی اجماع تمام اگرچہ اوسکا جواب کچھ کہو (دیانت دوم) آپ کے خصم
کہتے ہیں علی قاری پر محض افترا فرمایا مرقاۃ وغیرہ اون کی کتابوں سے آپ کا کذب ثابت ہے
علی قاری شرح اربعین میں ان نمازوں کی اجازت دیتے اور اون کے باعث مذموم ہونے سے
انکار کرتے ہیں بلکہ اطلاق حدیث سے نماز نصف شعبان کی تجویز نکالتے ہیں اور رسالہ فضائل
نصف شعبان میں تو موضوعیت حدیث سے بھی صاف انکار اور جواز نماز کا صریح اقرار فرمایا
اگرچہ ہمیشہ پڑھی جائے اور فرمایا خود نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اسی رات نفل پڑھنا بطور صحیح ثابت پھر طرز خاص
کے ضعف کی معذرت فرماتے ہیں ہاں سنت سمجھنا صحیح نہیں اور باجماعت پڑھنا بعض
فقہا کے نزدیک مکروہ) اصل ۵ عبارتیں حاشیہ پر ملاحظہ ہوں اب ہم اس مقدمہ کو باسید

۱؎ وفیہ ان الصلاۃ خیر موضوع واحیاء کل لیلۃ بالعبادۃ مشروع واذا لم یصح حدیثها لم یلزم
عدم فعلها نعم لا یعتقد سنیتها مع انه جاء فی لیلۃ شعبان قوموا لیلها وصوموا یومها وقد سماها اللہ تعالی فی
القرآن لیلۃ مبارکۃ فهی من موسم الخیرات ومنازل البرکات فصلاۃ مائۃ رکعۃ بای طریق لا یکون ممنوعا ابدا
المذمۃ مع ما ورد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان ما رآہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن الخ اھ ملخصا
قلت شرح اربعین جهالۃ بعض الرواۃ لا یقتضی کون الحدیث موضوعا وکذا نکارۃ
الالفاظ فینبغی ان یحکم علیه بانه ضعیف ثم یعمل بالضعیف فی فضائل الاعمال اتفاقا مع ان نفس الصلاۃ النافلۃ
فی تلک اللیلۃ ثابتۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بطریق صحیح فلا یضر ضعف بیان الکیفیۃ فان العمل
غیر موضوع اعنی مشروع عند کل مقبول ومطبوع وبهذا تبین جواز ما یفعله الناس فی بلاد ما وراء النهر
خراسان والروم والفرس والهند وغیرها من مائۃ رکعۃ فی کل رکعۃ منها سورۃ الاخلاص عشر مرات علی ما ذکرہ فی قوت القلوب
والاحیاء وغیرہما فانه وان لم یصح ولکن لا مانع من فعله ولو علی وجه الدوام لکن لا اعتقاد فی سنیته غیر ثابتۃ
عند العلماء وکذا اداؤہ جماعۃ مکروہ عند بعض الفقهاء الخ اھ ملخصا فضائل نصف شعبان ۱۲ منہ

www.alahazratnetwork.org

نظر ثانی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ مولانا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جو اس زور شور سے حدیث کو صرف ضعیف اور فضائل اعمال میں قابل قبول اور نماز کو صریح جائز و معمول فرماتے ہیں اور نہیں حدیث کے موضوع اور نماز کے مذموم کہنے والوں اور اس پر تشنیع بلیغ کرنے والوں میں داخل کرنا کیا ان سے اپنے مطلب کی کوئی دفعہ سے روا ہے اور جب وہی عالم کہ بحکم جناب امام محقق فقیہ نبیہ و محدث جلیل ہیں آپ کے حکم اول کا صریح رد فرمائیں تو لازم آپ کی زبان سامی کا بالجزم دعوی القرائن محکم ذہن مبارک غلط ٹھہرا ہے لہٰذا امیدوار کہ فیصلہ اولٰی منسوخ اور خدام گرامی کے امور دینیہ میں حسن دیانت کا صاف اقرار فرمایا جائے! الٰہی آفتاب دولتمداری و افضال تابندہ باد اور وہ جو رسالہ امداد المسلمین میں اس حوالہ کی بابت بغرض مناقشہ ہم فقیر پر چوری اور سرزوری کا الزام اور ارشاد ہوا انصاف سے ملاحظہ کیجئے کس پر پھبتا ہے ؎

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھے کہتے ہو
چھپائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

(دیانت سوم) آپ نے خصوص تو شیخ محقق مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نسبت بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں کہ بہ نقل قول امام نووی و ابن حجر فرماتے ہیں[2] یہ تو محدثین کے طور پر کلام تھا اور ان سے اس قدر مبالغہ کا تعجب ہے اتنا بس تھا کہ اپنے نزدیک صحت حدیث نہ مانتے اور زیادہ تعجب شیخ نووی سے ہے کہ وہ تو فقہا میں سے ہیں اور حنفیہ سے تعصب نہیں رکھتے پس یہ مسئلہ کہ جس میں ہم بحث کر رہے ہیں انصاف و ترک تعصب کے زیادہ

---

[1] تنبیہ مفید مصنف اس قدر کہ پورے دعوے کا ثبوت کلام علی قاری سے دیکھئے اور یہ بھی ارشاد ہو کہ بالفرض اگر ایک عالم کے دو قول متناقض بھی ہوں تو بحکم تعارض دونوں ساقط اور ان کا طرف بالجزم آپ کی نسبت خلاف دیانت ٹھہرے گی یا نہیں۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ

[2] حیث قال: ذکرہ المحدثون علی طریقتہم فی تحقیق الاسانید ونقد الاحادیث وکیف منہم ان یبالغوا فی الباب الی الغایۃ ولکنہم ان یقولوا لم یصح لکان حسنا والعجب من الشیخ النووی رحمہ اللہ تعالٰی مع سلوکہ طریق الانصاف فی ابواب الفقہیۃ وعدم التعصب مع الحنفیۃ کما ہی عادۃ اصحاب الشافعیۃ فانہ من فیہ ادعٰی بذلک نسبتہ الی الاتباع انتہٰی کلام فضائل العلماء الکرام رحمہم اللہ تعالٰی اھ ماثبت بالسنۃ ۱۲ منہ

www.alahazratnetwork.org

لائق ہوتا کیونکہ وہ منسوب ہے اولیاء وعظام وعلمائے کرام کی طرف ۔۔۔ یہی اپنی زبانِ قال
ترجمان سے ارشاد کرچکے کہ حوالۂ شیخ و ذکر اتفاق سے کوئی دعویٰ بھی آپ کا اہل ڈگری ہے اور
مقصود معاف پورا دعوے نہ مقبول چاہئے (دیانت چہارم) مولانا امام یافعی
بھی یہی ہے ماخذہ ہے کہ امام نے ابو الفضل قول ذم اپنی تحقیق یہی فرمائی ہے تنہا پڑھے اور سمجھ
سمجھانے تو کچھ حرج نہیں دیکھ انصہ لغم لوصلا ہما الناس وحسدہ یہ اعتقاد وہ انہا لیتا
ہم اور بندگان۔۔۔ بانساہ مختص ہوگئے اب بھی آپ کا دعوے ڈبل ڈسمس کے قابل ہے یا نہ
ایک لیجئے مولانا یافعی دوسرے بوجہ ادعائے اتفاق (دیانت پنجم) ان نامزدوں
برائی ثابت کرنے کو تو ان علماء وکو ائمہ محققین واجلہ فقہا ومحدثین کا خلعت عطا ہوا جب
مستحبان مجلس میلاد کی باری آئی تو امداد المسلمین میں ارشاد ہوتا ہے شیخ عبدالحق دہلوی
وغیرہ کو فقہا اور علمائے حنفیہ میں شمار کرنا ایسا ہے جیسا کہ مولوی فضل رسول صاحب
اور مولوی سلامت اللہ صاحب اور مولوی وجیہہ صاحب فقہاء وعلماء حنفیہ میں شمار
کئے جاتے ہیں ہاں صاحب گھر کی حکومت ہے راضی ہوئے خلعت دیا خفا ہوئے اتار
لیا بات ہی کتنی ہے فقط زبان کا ہیر پھیر ہے اور مزہ یہ ہے کہ امام ابو شامہ وابن حجر
وصاحب مجمع البحار وملا علی قاری وشیخ محقق دہلوی جن سے ابطال مجلس کے ضمن دلائل
کن طمطراق سے استدلال ہوتا ہے یہ پانچوں ائمہ مجلس ملائک مالس کو مستحب ومستحسن
جانتے ہیں سبحان اللہ تنقیح مقدمہ کے وقت ان کا دامن پکڑیں ان سے مدد مانگیں محقق
واجلۂ فقہا ومحدثین بتائیں جب اصل مسئلہ منبر پر چڑھے بر بنائے حکم اخیر وہ بھی معاذ اللہ
بدعت وگمراہی کی اجازت دے کر مبتدع وضال ٹھہر جائیں یہ کون طریقہ دیانت وامانت
ہے اب کوئی تو کہتا ہے کہ ڈپٹی صاحب ڈپٹی گری کیونکر کرتے ہوں گے کوئی کہتا ہے اجی پچید
سال ہے ہم کہتے ہیں ؎

آہ اس شوخ ستمگار سے جس کی آنکھیں ۔۔ ذوق رکھتی ہوں ڈھٹائی کا بدعا کچھ کا

(دیانت ششم) امداد المسلمین میں شمار مانعین مجالس کو جو پانچ
کا ایک ٹھہرانا یا اوس پچیس رے کی ایک کو ٹھڑی ہیں نا

www.alahazratnetwork.org

صاحب طریقۂ محمدیہ کو بھی بنایا حالانکہ طریقۂ محمدیہ ورق ورق کرکے دیکھ جائیے اوس میں کہیں نشان تک نہ پاسئے گا کیوں صاحب یہہ جھوٹے نام لکھ کر عوام کو بتانا کہ اس قدر لوگ مجلس میلاد کو برا کہتے ہیں جہل تو نہ ٹھہرے گا سبحان اللہ کل کائنات سترہ ۱۷ اور اون میں بھی یہ تین ۳ تیرہ ۱۳ (دیانت ہفتم) رہیں امام شعرانی صاحب تنبیہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام جڑ دیا شیخ نفس سے سوال ہوا گھبرا کر فرمایا اس وقت تنبیہ حاضر نہیں عرض کیا گیا یہ مضمون چھپے نسخے قلمی نسخے متعدد دیکھے کہیں پتا نہیں فرماتے ہیں کسی نے نکال ڈالی ہوگی اب اسے جز ماکمانہ کے سوا اور کیا تصور کیا جائے حلیم الطبع سلیم المزاج لوگ تو حکم حاکم مرگ مفاجات کہہ کر چپ رہے مگر تند مزاجوں سے کب رکا جائے وہ کہتے ہیں حضرت ان سب کا تبدل مختلف مقام مختلف زمانہ کے چھاپے والوں کو جناب والا سے کیا عداوت تھی اور پھر بھی تو اونہیں کیا خبر کہ آپ اس عبارت سے سند پکڑیں گے لاؤ اسی کو نکال ڈالیں اور خبر ہونا مانئے تو اون کے لئے علم غیب ثابت ہوتا ہے تقویۃ الایمان کے طور پر شرک تو نہو گا۔ اور لطف یہ ہے کہ یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حضرت سیدی سید احمد بدوی قدس سرہ العزیز کی مجلس میلاد میں جو اون کے مزار پر انوار پر ہوتی ہے اپنا حاضر ہونا اور اون کے پیر و مرشد مولنا شناوی رحمہ اللہ تعالٰی کا انہیں حضرت سید کی سپردگی میں دینا حضرت سید مولٰے کا مزار اطہر سے دست انور نکال کر ان کو

سلہ لطیفہ یہاں حضرات طائفہ میں باہم عجب خانہ جنگی واقع ہوئی جناب ڈپٹی صاحب نے مصنف طریقۂ محمدیہ کا نام پیر علی آفندی ٹھہرایا نواب صاحب بہادر سابق والی ٹونک نے پیر کلی میاں امیر احمد نے ابن رجب آفندی پھر ڈپٹی صاحب نے امداد السنین میں اور کو برکلی اور حضرت نے شارح طریقہ کو ابن رجب آفندی ٹھہرایا نواب صاحب نے رجب بن احمد پھر ڈپٹی صاحب بھی امداد السنین میں رجب بن احمد فرما گئے نواب صاحب نے حوالہ کو منہیات طریقہ کی طرف نسبت کیا میاں امیر احمد نے خود طریقہ پر اتہام باندھا جناب ڈپٹی صاحب نے صاحب حدیقہ رکھا کہ اسی طریقہ سے دونوں پہلو نکلتے ہیں حالانکہ نہ طریقہ میں اوس کی بو نہ منہیہ سے ہرگز ثبوت قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالٰی

www.alahazratnetwork.org

ہاتھ میں لینا حاضری مولد کی تاکید فرمانا ایک سال یہ نہ گئے تو حضرت کو ان کا نہایت انتظار رہنا پردہ قبر کھول کھول کر بار بار ملاحظہ فرمانا پھر ایک بار ان کے کہیں دور جانا نہ جانے کا قصد تھا حضرت سید کا خود تشریف لا کر تاکید فرمانا بوڑھوں لنجوں کو آتے ہوئے دکھا کر عذر کا جواب دینا بلکہ بشکل سیل و دو سیاہ جانور نہایت تناور ان کے لئے متعین کرنا ایک سال ان کے مرشد سیدی محمد قدس سرہٗ حاضر مولد نہ ہو سکے تو حضرت کا ان پر عتاب فرمانا اور ارشاد کرنا جہاں حضور اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و صحابہ و اولیاء تشریف لاتے ہیں وہاں تم حاضر نہیں ہوتا۔ شیخ کا بقصد حاضری روانہ ہونا لوگوں کو لپٹ پا کر اپنے کپڑے اپنے چہرے پر ملنا ایک شخص کا حاضری مولد پر انکار سے ایمان سلب ہو جانا اور ان کا حضرت سید سے فریاد کرنا حضرت کا یہ عہد لے کر کہ اب انکار نہ کریگا ایمان عطا فرمانا اور ان کا شبہہ پوچھ کر جواب دینا پھر عزت الٰہی کی قسم کھا کر اپنی حاضری مولد کے برکات بیان فرمانا کہ جو یہاں آ کر گناہ بھی کرے تو بے توبہ نہ مرے اور ہم تو جنگل کے جانوروں کی خبر رکھتے ہیں کیا ہمیں خدا اتنی قدرت نہ دے گا کہ اپنے حاضران مولد کی حمایت کریں۔ شیخ ابو الغیث کو انکار مولد کی سزا ملنا اور انکا مچھلیاں کھانا تو پھینے تک مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹکا رہنا گردن سوجھنا کھانے سونے کا لطف جاتا رہنا پھر اپنی خطا یاد آنا اور تربت حضرت سید میں حاضر ہو کر توبہ کرنا شفا پانا بہ تفصیل ذکر فرمایا ہے۔

وا عجباہ جس امام کو ایک ولی اللہ کی مجلس میلاد سے یہ حسن عقیدت ہو وہ اور حضور اقدس انور اطہر صلے اللہ علیہ وسلم کی بزم میلاد و ہدایت بنیاد کو معاذ اللہ برا کہے کیونکر اب بھی ثابت ہوا یا نہیں کہ صاحب تنبیہ پر بھلا اتر اپنے ڈپٹی صاحب عبارت لوائح سن کر بہت کچے ہوئے کہ تمہیں ہم نے انکار مولد پر امام کہہ کر یاد کیا تھا وہ تو الٹی ہی سمجھی

لے سخت یہ تھا کہ زمانہ مرد عورت کہاں سیل ہوتے ہیں حضرت مولے قدس سرہ نے جواب فرمایا کہ طواف کعبہ میں بھی تو ایسا ہی ہوتا ہے اس سے کسی نے منع نہ کیا قربانت روم کیا سکت جواب ہے۔

۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

پڑھے [illegible] کر کیا فرماتے ہیں [illegible] بارے ابھی اتنا پڑھا تھا کہ دفتر کسی نے لا کر میں بڑھا دیا گیا
صاحبزادہ [illegible] سے کہیں [illegible] اس وقت کیا جانے کس بات پر خفا بیٹھے ہیں زیادہ
نہ [illegible] سامی کا [illegible] ہو کر کوئی آہستہ سے اتنا پوچھ لیتا کہ حضرت
[illegible] سے خفا [illegible] مولد حضرت سید سے غایت عقیدت و کمال ارادت
[illegible] کہ حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس میں حاضر
افروز ہونا اور ایک شخص کا انکار پر ایمان جاتا رہنا ذکر کرتے ہیں یا یہ کہ جیسے علما بھی
مبتلائے امر شنیع ہو جاتے اور وقت بیان مسئلہ اس کی برائی ظاہر کرتے ہیں ان کا
[illegible] سے ہوتا جیسا کہ امداد المشتاقین میں حضرت کا ارشاد ہے آگے ایسے ہی جو ہیں
تو حضرت بھر [illegible] ہشتم) اور اسی عذر کی [illegible] میں ایک
[illegible] صاحب قول المعتمد فی الکلام مع عمل المولد جاری ہوا کہ ان زمان [illegible]
[illegible] جہاں بائیں جبراً اتر آگ کٹہرے میں داخل کرائیں
مگر حضرت [illegible] کے جو ایسے [illegible] کہ نماز میں ورکن [illegible] رخود وزیر اعظم
ریاست جناب مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی وغیرہ نے دنیا جہان ڈالی ہیں تماشہ لگا دیا
[illegible] امید [illegible] فاضل محقق کا اگر نشان ملا ہو کہ یہ کون حضرت تھے کیسے تھے اب کسی اور معتمد نے بھی
ان پر اتنا دیا [illegible] کا [illegible] قول معتمد کا ذکر لکھا ہے تو اب ارشاد ہو جائے ورنہ خاک
ڈالئے [illegible] مگر مشکل تو یہی ہے کہ اکیلے یہی ہوتے تو بلا زمان سامی صاحب بھی فرماتے ان کے
ساتھ تو سارا [illegible] جاتا ہے اس کٹہرے میں بہت نام [illegible] معرفت بھری ہوئے ہیں۔

سلہ [illegible] اس لطائف شرنگیں کی اس [illegible] کثرت مواخذہ [illegible]
[illegible] آپ اور تبرت [illegible] اتنا [illegible] دیکھئے کہ اس ایجاد سے پہلے آپ ہی
[illegible] ذکر کیا ہوا [illegible] کتاب کا حوالہ [illegible] طرح بتلائے کہ ان چند سال
سے پہلے [illegible] حضرت دنیا میں [illegible] بھی نہ [illegible] پھر [illegible]
اس [illegible] صاحب اور [illegible] ہیں [illegible] فرماتے ہیں کوئی اہل علم و دیانت بتلاتے ہیں [illegible]
[illegible] تھے [illegible] کا [illegible] ہے کہ [illegible] صاحب یہ [illegible]
[illegible] ابھی [illegible] میں بھی نہیں آیا ہے ۱۲ سلمہ ربہ تعالیٰ

(باقی آئندہ)